رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۳۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۵ اپریل ۱۹۱۲ء | نمبر ۱۴

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۱/

اُردو کی دوسری کتاب ۲/

اُردو کی تیسری کتاب ۳/

اُردو کی چوتھی کتاب ۴/

رومن اُردو کی پہلی کتاب ۲/

رومن اُردو کی دوسری کتاب ۳/

رومن اُردو کا قاعدہ بکنگ صاحب کا ۶

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی و ۱/+

سی پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ، اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرونول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماعہ گرونول لعہ+ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں+

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک .... عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک پیشگی ...... عا/

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ...... ہے

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک .... ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی+

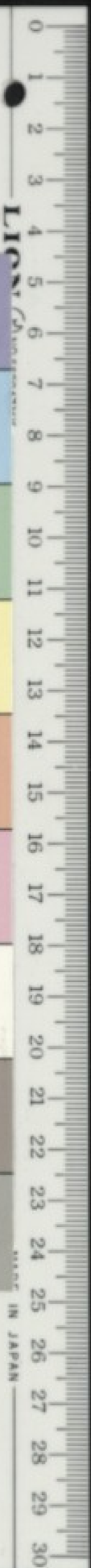
شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	ہ	ے
چوتھائی کالم	صہ	ے	للعہ ۱۴
نصف کالم	ے	للعہ ۱۲	صہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۲	صہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ	صہ	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں+

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشان

لودیانہ جمعہ ۔ ۵ اپریل ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

(۱) گلدستہ اخبار صفحہ ۳
(۲) اخبار کی بہار ۴
(۳) چشمہ زندگی وغیرہ وغیرہ ایڈیٹر ۵
(۴) اقتباس و مفید کہانی ۶
(۵) تعلیم المؤمنین پادری ٹامس ہاول بشیر ۷
(۶) شاہی دربار پنجابی مسیحی ۸
(۷) ہندوستانی مسیحی کانفرنس بی ایم ایل چوپڑہ ۸
(۸) نقول تجاویز صفحہ ۹
(۹) انڈین سنڈے سکول امین ٹیچر ٹریننگ کالج کا مختصر طریقہ تعلیم [illegible] ۱۰
(۱۰) بائبل کو ماننا اور اس پر عمل کرنا مسٹر مسعود لال ۱۰
(۱۱) جلسۃ المنافع المسیحی امین سبھا ضمیر سکتری پادری [illegible] ۱۱
(۱۲) رپورٹ ۱۹۱۱ء میڈیکل مشن [illegible] ڈاکٹر خیر الدین ۱۱
(۱۳) میاں بیوی کا دینی مناظرہ مسٹر امن جیلی ۱۲
(۱۴) [illegible] مسٹر واعظ (۱۵) [illegible] ۱۳
(۱۵) انتخاب الاخبارات ۱۳

گلدستہ اخبار

بمبئی کے مشہور ہوٹل یعنی تاج محل ہوٹل میں آگ لگ گئی اور میونسپل کے کل انجن وغیرہ کی مدد سے آگ بجھائی گئی۔

ایورسٹ کسپڈیشن اس مہینے کے اندر ہی ہندوستان کو واپس آجاویگے۔ لیکن پاس گھاٹ اور رونگ میں کسی قدر قلعہ بندی کرکے فوجی پولیس قایم کیجاویگی۔

ورجنیا (امریکہ) میں ایک جج نے کسی شخص کو سزا دی جس پر اُس کے دوست رشتے داروں نے عدالت میں بندوقیں چلانا شروع کیں اور جج کو مار ڈالا۔

مدراس میں ایک ہندوستانی بنام پادری وی۔ ایس آزریاہ اسسٹنٹ بشپ مقرر ہوئے ہیں۔ جو خاصکر تلنگو لوگوں کے بشپ ہوونگے۔ اُمید ہے کہ اگلے دسمبر میں اُن کی مخصوصیت ہوگی۔

رانگا ٹین کی قیمت قریب ڈیوڑہی ہونیوالی ہے۔ کیونکہ کئی ایک نانیجر (؟) ٹین کی کمپنی نے اپنی قیمت ڈیوڑہی کردی ہے۔

پنجاب کی سکھ ایجوکیشنل کانفرنس کے پریذیڈنٹ مہاراجہ پٹیالہ مقرر ہوئے ہیں۔ اور پانچویں سے

ساتویں اپریل تک یہ کانفرنس سیالکوٹ میں فراہم ہووے گی۔

رنگون سے خبر آئی ہے کہ امیاب بندرگاہ کے قریب ایک چٹان جو سمندر میں تھا وہ ایک زلزلے کے بعد اونچا ہوگیا اور اب وہاں کے جہازوں کو آنے جانے میں بہت اندیشہ ہے۔

افریقہ سے ہندوستان میں ہرن اور دیگر جانور آنا مانع ہوگئے ہیں۔ کیونکہ اندیشہ ہے کہ ان کے ساتھ سلیپنگ سکنس ہندوستان کو نہ آوے۔ جو کہ لاعلاج بیماری ہے۔

ہندوستان کی گورنمنٹ آجکل بہت فکرمند ہے کہ یلو فیور جو کہ بہت مہلک بیماری ہے ہندوستان میں نہ آنے پاوے اور اس کے لئے ہندوستان کے سب بندرگاہوں میں ڈاکٹر لوگ مقرر کئے گئے ہیں۔

چائے کے استعمال میں بہت ترقی ہے۔ گزرے سال سے تین ہزار بنڈل زیادہ نیلام ہوئے۔

بمبئی میں ایک جہاز جس میں گورنمنٹ کی بارود اور توپوں کے گولے وغیرہ جمع تھے۔ کسی وجہ سے آگ پاکر اُڑ گئے اور اس میں جو آدمی موجود تھے سب چیتھڑے ہو گئے۔ بمبئی شہر میں بہت زور سے آواز آئی اور اکثر گھروں کی کھڑکیاں اور آئینے ٹوٹ گئے۔

۲۷ مارچ کو کلکتہ سے حضور ویسرائے کی روانگی بخلاف قواعد سابقہ ہوگی یہ تبدیلی جدید انتظامی تغیرات کا نتیجہ ہے۔

گورنمنٹ انڈیا نے جدید صوبجات کا انتظامی اعلان نافذ فرمایا یکم اپریل سے عملدرآمد کیا جاویگا۔

صوبہ بہار و اڑیسہ کے پانچ ڈویژن ہونگے۔ اور اکیس ضلع ہونگے۔ لاٹ صاحب بھی مقرر کئے گئے

احاطہ بنگال کے چھ ڈویژن اور ۲۸ ضلع رکھے گئے منظوری پارلیمنٹ بعد میں حاصل کیجاویگی

بڑودہ میں لڑکوں کی طرح لڑکیوں کے لئے ابتدائی تعلیم کا جبریہ اصول قانوناً رائج کیا گیا ہے۔

لڑکیاں گیارہ سالہ عمر تک تعلیم پائینگی لڑکے ۱۲ سال تک والدین کا فرض لازم رکھا گیا ہے۔

یہی حکم ہوا کہ جہاں پندرہ بچے مہیا ہوں وہاں سکول قایم کریں تعلیم بالکل مفت ہوگی۔

اب کے سال یکم اپریل کو چاند گرہن ہوا۔ اور ۱۷ اپریل کو سورج گرہن ۱۶ روز میں دو گرہن ہونگے۔

کیامنٹری کے متصل چینی سپاہیوں پر تبتیوں نے حملہ کیا اس لڑائی میں بیس چینی سپاہی مارے گئے۔

سرحد مسود پر ملا پاوندہ پھر برسر فساد ہے ٹانک میں فوج بدستور خبردار ہے۔ جرمانہ وصول کرینگے۔

اخبار کی بہار

سرکاری خزانوں اور پریسیڈنسیوں میں گورنمنٹ ہند کا ۱۵ کروڑ ۹۰ لاکھ پانچ ہزار روپیہ فروری آخری تاریخ کو موجود تھا بمقابلہ سالگذشتہ ایک کروڑ ۳۰ لاکھ کی کمی

مسٹر جی کار ٹیلیگراف ماسٹر کراچی نے بحالت خبط افیون کھا کر خودکشی کرلی۔

کوٹڑی اور حیدرآباد میں چیچک بہ شدت پھوٹ پڑی ہے۔ ملازمان ریل و پولیس کو ٹیکہ لگایا جارہا ہے۔

دیسی فوج کی لائنیں بنانے پر سالگذشتہ میں ۱۲ لاکھ ۷۰ ہزار روپے خرچ ہوئے آئندہ سال کے بجٹ میں اس مد کے لئے ۸۰۰۰۰ پونڈ کے منظور کئے گئے ہیں پہاڑی چھاؤنیوں میں گورہ فوج کی بارکوں کے لئے ۱۲۳۰۰ پونڈ تجویز ہوئے ہیں۔ تکدہ کی چھاؤنی کے لئے جو دارجلنگ کے قریب ہے ۲۹۳۰۰ پونڈ منظور ہوئے ہیں۔

سالگذشتہ میں گورنمنٹ پنجاب نے حسب ذیل امداد مختلف امور حفظان صحت کے لئے عطا کی یعنی ۵ لاکھ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے لئے ۱½ لاکھ سینٹری بورڈ کے لئے ایک لاکھ امرتسر کی نشیبی زمینوں کے پر کرنے کے لئے ۳۶ ہزار انسداد ملیریا کے لئے ۵۷ ہزار دہلی کا میلا صاف کرنے کے لئے ۴۴ ہزار لاہور کی سکیم حفظان صحت کے لئے ۲۶ ہزار نوآبادی چناب کے دیہاتیوں کو انعام دینے کیلئے ۹۹ ہزار کمشنر حفظان صحت کے اسٹبلشمنٹ کے واسطے ۱۵۰ ہزار سلیقہ آفیسروں کی تنخواہوں کے لئے کل ۱۰ لاکھ

۲۷ مارچ کو ہزہائینس مہاراجہ رپودمن سنگھ بہادر والئے نابھہ باضابطہ طور پر مسند نشین کئے گئے اور کامل اختیارات آپ کو گورنمنٹ کی طرف سے دیئے گئے۔ یہ رسم ریاست ہائے پھولکیاں و بہاولپور کے پولیٹکل ایجنٹ نے گورنمنٹ کی طرف سے ادا کی۔ مہاراجہ سر ہیرا سنگھ مرحوم جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای ۱۰ اگست ۱۸۷۱ء کو گدی نشین ہوئے تھے۔ اور ۲۵ دسمبر ۱۹۱۱ء کو سرگباش ہوئے۔ نابھہ کے جدید مہاراجہ نہایت بیدار مغز اور تعلیم یافتہ حاکم ہیں رعایا کو ان کی ذات سے بہت اصلاحوں کی اُمیدیں ہیں توقع ہے کہ وہ اپنے نیکنام والد کے نقش قدم پر چلینگے۔

بنوں میں ڈاکٹر بارنٹ نے ایک پٹھان کا اپریشن کیا لاگ لگ جانے سے زہرباد ہوگیا اور وہ مرگئے ان کا اپریشن ڈاکٹر پینل نے کیا وہ بھی زہرباد میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے ڈاکٹر پینل صاحب بڑے ہردلعزیز اور خلیق پادری تھے۔

نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے ہفتہ گذشتہ میں رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کا چھاپہ خانہ ملاحظہ کیا۔ نئی قسم کی ایک لینوٹائپ مشین بھی دیکھی جو چھپائی کا کل کام کرتی کاغذ کاٹتی۔ اٹھاتی اور تہہ کرتی ہے۔

عرصہ دراز سے صوبہ بمبئی میں کوشش ہو رہی ہے کہ قوانین اجرا کئے جاویں تا کہ گھوڑ دوڑ میں جوا کھیلنے کا کام روکا جاوے خلافت بھی بہت کی گئی ہے پر تو بھی سرکار صوبہ بمبئی کوشش کرکے بیان کیا کہ گذرے سال کے اندر تین لاکھ روپے ان لوگوں سے وصول ہوئے جو جوا کھیلنے کی تاس رکھتے ہیں اس کے علاوہ ستر لاکھ اور بھی وصول ہوئے ہیں۔ اس قانون کی صرف یہی منشا ہے کہ مقرر میعاد سے زیادہ دفعہ گھوڑ دوڑ نہ ہونے پاوے اور جو جوا کھیلنے والے آج اپنا کام نہ کرنے پاویں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ سرکار اور حاکم چاہتے ہیں کہ لوگ بدباری اور بیوقوفی سے بچائے جائیں پر افسوس کہ لوگ ایسی عمدہ اور نیک باتوں کی خلافت پر آمادہ ہوتے ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ سمجھدار لوگ سرکار کے ساتھ ہو کر اپنے لوگوں کو بربادی سے بچاوینگے۔

پوسٹ آفس سیونگ بنک کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں بہت ترقی ہو رہی ہے ۱۹۱۰-۱۱ء میں ۱۵ لاکھ روپے بنک میں جمع ہوئے تھے اور اس کے بعد کے سال میں جو کہ کال کا سال تھا صرف ۱۰ لاکھ۔ گذرے سال ۱۵ لاکھ روپے جمع ہوئے۔ اور امسال ۱۸۸ لاکھ سے زیادہ کی اُمید ہو۔

مقام (دربھنگہ) میں دو جگہ آگ لگی اور ۷۰ عمارتیں جل گئیں ابھی آگ کی وجہ دریافت نہیں ہوئی ہے۔

بنگال اور مدراس میں گورنمنٹ نے تین تین لاکھ روپیہ منظور کئے ہیں تا کہ کونین جمع رہے اور موسمی بخار کے وقت کمی نہ ہووے

رنگون گزٹ لکھتا ہے کہ چین سے حکم بہاموں میں آیا ہے کہ کل مندروں اور شوالوں کو توڑ ڈالا جاوے۔ لیکن ابھی اس حکم کی نسبت تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

چین کی گورنمنٹ کو انگلش فرنچ امریکن جرمن جاپان اور رشیہ بینک مدد دے رہے ہیں اور تین برس تک مدد دینے کا وعدہ کرتے ہیں پچاس ہزار تائیل ابھی تک دے چکے ہیں۔

سرکاری طور سے اسبات کا اعلان کر دیا گیا کہ ۳ جون بروز سوموار ہز میجسٹی قیصر ہند کی سالگرہ ہندوستان میں منائی جائے گی۔

دارجلنگ مارشل سر ولیم نکلسن اور سر ولیم میئر اس ہفتہ انگلستان سے جہاز میں سوار ہو کر ہندوستان میں آرہے ہیں۔ یہ شملہ میں اسی کمیٹی کے صدر نشین ہونگے۔ کہ جو ہندوستان میں فوج کا غیر ضروری خرچ سوچنے اور فضول خرچ کو گھٹانے کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

امریکہ میں بیوپاری مالکان کوئلہ نے کان کنوں کے اضافہ اُجرت کے مطالبہ کو نامنظور کر دیا اس لئے یکم اپریل سے ۵ لاکھ مزدور ہڑتال کرنے والے ہیں۔

بقول ڈیلی میل اگر لبرل گورنمنٹ کو کان کنوں کے مسودہ قانون پر شکست ملی تو یونینسٹ پارٹی عنان حکومت ہاتھ میں لینے اور جنرل الیکشن کے لئے تیار ہے۔ لبرل اخبارات بھی تسلیم کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کی ہستی کے لئے حالت نازک ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

چشمۂ زندگی

نمبر ۱

تمام نبیوں کے صحیفوں میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ زندگی رکھنے اور بخشنے والا خدا کلمہ ازلی بلکہ الفا اور امگا اول اور آخر زندگی کا چشمہ اور منبع ہے اور جب وہ دنیا میں آتا ہے تو وہ خود اسبات کا دعویٰ کرتا ہے اور آواز بلند کہتا ہے میں آیا ہوں تاکہ وے زندگی پاویں اور کثرت سے پاویں۔ یوحنا ۱۰: ۱۰۔ یہہ صرف جسمانی زندگی سے مطلب نہیں ہے۔ اگرچہ وہ اُس کا بھی چشمہ اور منبع ہے اسی کے طفیل سے تمام آدم زاد بہہ زندگی رکھتے ہیں پر وہ آیا تاکہ آدم زاد کو روحانی اور حقیقی زندگی بخشے چنانچہ اس کا ذکر ایک رسول اس طرح سے کرتا ہے کہ وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اُٹھا کے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے حق میں مرکے راستبازی میں جئیں۔ ۱ پطرس ۲: ۲۴

انجیل مقدس واضح طور سے اس امر کو بیان کرتی ہے۔ کہ زندگی اس میں تھی اور وہ زندگی انسانوں کا نور تھی اور وہ نور یعنے زندگی کا نور اندھیرے میں چمکا اور وہ اسی لئے آفتاب صداقت اور جہان کا نور کہلاتا ہے اور یہ تمام باتیں اس کی روحانی زندگی بخشنے والا ہونے پر دلالت کرتی ہیں جیس طرح سورج سے تمام دنیا کی اشیا میں زندگی نمودار ہوتی ہے۔ اسی طرح سے اس اقنوم ثانی کلمتہ اللہ سے ہر دو عالم کی زندگی صادر ہوتی ہے۔

جس قدر زیادہ اس مضمون کی تلاش اور تحقیق میں بائیبل مقدس کے مختلف مقامات روشنی ڈالتے ہیں شاید کسی دوسری مشکل بات کی نسبت ایسے واضح طور پر بیان پائے نہیں جاتے۔ اور یہ امر ضروری بھی تھا۔ کیونکہ اسبات کے جاننے سے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی الٰہی ذات کی عظمت اور بزرگی صاف طور سے نمایاں ہوتی ہے۔

جس سلسلے سے بائیبل کی اشاعت تمام ملکوں میں ہو رہی ہے۔ شاید ہمارے ناظرین اس سے واقف ہونگے۔ مندرجہ ذیل سوسائٹیاں بائیبل کی سالیانہ اشاعت کے متعلق بہت کوشش کرتی رہتی ہیں۔

(۱) برٹش اینڈ فارین بائیبل سوسائٹیز

(۲) سکاٹش اینڈ ہبیرین سوسائٹیز

(۳) امریکن بائیبل سوسائٹیز

(۴) جرمن بائیبل سوسائٹیز

(۵) ڈچ اینڈ سیکنڈینیون بائیبل سوسائٹیز

جو کام یہ سوسائٹیاں انجام دے رہی ہیں اُن کی مختلف رپورٹوں سے ہر سال ظاہر ہوتا ہے کہ لاکھوں کے شمار میں ہر ایک سوسائٹی سے بائیبلیں ہر سال چھپ کر ملکوں میں بھیجی جاتی ہیں ۱۹۰۹ء اور ۱۹۱۰ء میں بارہ مہینوں کی اشاعت کا حساب ایک کروڑ پچاس لاکھ بائیبلیں ان سوسائٹیوں نے تیار کر کے ملکوں میں بھیجی تھیں جب سے یہ سوسائٹیاں شروع ہوئی ہیں تب سے اب تک ان کی کوششوں سے لاکھوں کروڑوں روپیوں کے خرچ سے یہ کام کر رہی ہیں اور سب کے کام میں لگاتار ترقی ہوتی جاتی ہے۔ کیا اس تمام کام میں دین عیسوی کی ترقی کا راز چھپا ہوا نہیں ہے جس کے وسیلے سے خدا کلام کی رسائی تمام دنیا میں ہو رہی ہے؟

ہمارے لائق رفایق ایڈیٹر پرکاش پرچارک اپنے اخبار مطبوعہ ۱۰ فروری ۱۹۱۲ء میں "اس دنیا میں گناہ سے مکتی" کے عنوان سے ایک نوٹ لکھتے ہوئے تناسخ کا رد کرتے ہوئے آخر کار ذیل کی عبارت لکھتے ہیں کہ "پاپ اور بُرائی سے مکتی یا نجات کا دار و مدار صرف گیان سے نہیں بلکہ صحیح گیان کے بعد اس کے مطابق عمل سے اور کہیں اگلی دنیا یا آگے جا کر مرنے کے بعد نہیں بلکہ اس دنیا سے تعلق ہے مبارک ہیں وہ لوگ جو اس صداقت کو سمجھ کر اس وقت اور یہاں گناہ اور بُرائی سے پرہیز کرتے ہیں اور سادہن دوارا یہاں بھی اسلئے مکتی حاصل کرنے کا جتن کرتے ہیں"۔

ایڈیٹر صاحب نے ایک بات تو ٹھیک بتلائی کہ نجات اس جہان میں حاصل کرنی ضروری ہے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ نجات کی اُمید کرتا ہوا انسان اُس کو آگے جا کر حاصل کرے۔ مگر ایڈیٹر صاحب نے یہ نہ بتلایا کہ وہ سادہن کیا ہیں کہ جن کے عمل سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے؟ اگر وہ ہماری اپنی نیکی کے سادہن ہیں تو ہم کہینگے کہ وہ ہی تو ہم سے نہیں ہوئے۔ اُن کو نہ کر کے تو ہم بگڑے ہیں۔ تو پھر ہم انکو کس طرح سے پورے کریں؟ اور یہاں گناہ و بُرائی سے تو پرہیز کیا ہی نہیں جاتا۔ بلکہ تمام انسان گناہ کے گڑھے میں گر جاتے ہیں تو نجات کی کیا صورت رہی اور عمل نیک یا سادہن کس طرح سے ہوں؟ اور وہ نیکی اور سادہن کرنے کا دل کہاں سے آوے؟ یہ ہی تو وہ مشکل و مشکل اور پیچیدہ نکتہ ہے کہ جسکا حل کسی مذہب کی تعلیم میں پایا نہیں جاتا۔ سوا دین عیسوی کی تعلیم کے جو یہ سکھاتی ہے کہ انسان کو از سر نو پیدا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ وہ اس دنیا میں سادہن اور نیکی کرنے کے لائق ہو جاوے اور یہی پیدائش نجات حاصل کرنے کے لئے شرط ہے۔ اور یہ کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کا بیان انجیل مقدس میں بتایا گیا ہے کہ اگر انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور خدا پر اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاوے تو وہ روح القدس کا انعام پا کر از سر نو پیدا ہو کر نیکی یا سادہن کر سکتا اور نجات حاصل کر سکتا ہے اور اس کے بغیر نجات دشوار اور ناممکن ہے۔

اخبار سہراوہ آباد کے ایڈیٹر صاحب ۶ مارچ ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں ایک نوٹ لکھتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ بھارت واسیوں کو اپنے دیس سے پریم نہیں اس لئے اُن کو پرواہ نہیں ہوتی اگر کوئی ماتر بھومی کو ہانی پہونچاتا یا دیش باسیوں کو اُسپھتا کے گڈھے میں گراتا ہے۔ لیکن یورپ والے جو کہ دہرم کی اور سے بالکل بےخبر ہیں دیس سیوا ہی اپنے جیون کا ادرش سمجھتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب خود اسباب سے بےخبر معلوم ہوتے ہیں کہ جن کو وہ دہرم سے بےخبر مان رہے ہیں انہوں نے سچے دہرم سے یہ تعلیم حاصل کی ہے کہ دوسروں کا اپکار کرنا ہی پرم دہرم ہے اور جو فضیلت آج یورپ نے حاصل کی ہے وہ اُن کو بائیبل کے دہرم سے حاصل ہوئی ہے۔ پر یورپ کو دہرم کی اور سے بالکل بےخبر بتانا صرف ایڈیٹر صاحب کی ہٹ دہرمی پر دال ہے۔ اگر دہرم اور سچا دہرم بھارت نواسیوں کو ملتا تو وہ کیوں اب تک اتنی بُری دشا میں پڑے رہتے! اور جب یورپ کی طرح ان کو سچا دہرم حاصل ہو جاویگا تو وہ ہمارے دیس کی حالت کو بھی برتر اور افضل بنا دے گا جس طرح یورپ کی فضیلت چہار دانگ عالم میں پھیل رہی ہے۔

جس طرح سے دنیا کی دولت اور عیش و آرام کی چیزوں کو چور اور ڈاکو چرا کر انسان کو بےآرام اور بےچین کر دیتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح سے دین و ایمان کی دولت کو شیطان انسان کے دل میں سے نکال کر لے جاتا ہے اور روحانی معنوں میں اسکو نادار اور بےسروساماں بنا دیتا ہے۔ شیطان انسان کا دشمن اور گمراہ کرنے والا ہے جس نے ہمارے اول باپ آدم کو بہکا کر باغ عدن سے نکلوا دیا اور گناہ کی کیچ میں پھنسایا اور وہ اب تک بھی انسان کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ اس دشمن سے ہم کو بہت ہوشیار رہنا مناسب ہے۔ جس طرح سے چوروں اور ڈاکوؤں کو حاکم وقت سزا دے کر انسداد جرم کرتے ہیں خدا بھی ایسا ہی کرتا ہے اور آخرکار اُس کو انتہا کو دے میں ڈال کر ابدی ہلاکت کی زنجیروں سے مقید کریگا۔ پر اب موجودہ حالت میں انسان کو اُس سے خبردار رہنا ضروری امر ہے۔ ورنہ جو اُس کی باتوں میں آویگا وہ ضرور ہلاک ہوگا۔

انجیل مقدس میں سب سے بڑی قیمتی شئے جس کے ذریعہ سے آسمان اور زمین کی تمام نعمتیں اور برکتیں حاصل ہو سکتی ہیں ایمان بتلایا گیا ہے اور صاف الفاظ میں بتلایا گیا ہے کہ ایماندار کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہے جو باتیں کسی دوسری طرح سے حل نہیں ہو سکتیں وہ ایمان کے وسیلے سے طے ہو جاتی ہیں۔ جہاں کسی اور طرح سے رسائی نہیں ہو سکتی وہاں ایمان کی سیڑھی کے وسیلے سے انسان پہونچ جاتا ہے جو نعمت اور برکت انسان اپنی سعی و کوشش سے حاصل نہیں کر سکتا وہ ایمان کے لمبے ہاتھ کو پھیلا کر حاصل کر سکتا ہے۔ انجیل مقدس جہاں پر ایمان کی بےشمار فضیلتیں بیان کرتی ہے وہاں پر ایمان کو خدا کی بخشش کا ایک خاص تحفہ بتلاتی ہے جو اب گنہگار انسان کو عالم بالا سے حاصل ہوتا ہے۔ جس کے حاصل کرنے کے بعد وہ تمام روحانی نعمتوں سے فیضیاب ہو جاتا ہے۔ کاشکہ سب کو ایمان کی برکت حاصل ہووے۔

افسوس کہ ان دنوں میں کئی ایک لائق و فائق مشنری صاحبان اس دنیا میں اپنا سفر ختم کر کے اپنے ابدی آرام میں داخل ہوگئے ہیں۔ اگرچہ اُن کی جدائی شاق گذر رہی ہے اور ان کی جگہ خالی معلوم ہو رہی ہے۔ مگر وہ اپنے نیک چال و چلن کے عمدہ نمونے اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں جن کے سبب سے وہ اگرچہ مر گئے پر دیر تک اُن کی یاد تازہ رہے گی۔

(۱) ڈاکٹر فریمن صاحب ماہ فروری ۱۹۱۲ء انتقال فرماگئے جو ایک بڑے عالم و فاضل اور مشہور لیکچرار تھے جو ۱۸۹۸ء میں اس ملک بھی لیکچر دے گئے تھے۔ وہ ایسے عالم اور نامی گرامی تھے کہ بہت سی یونیورسٹیوں نے اُن کو مختلف قسم کی ڈگریاں دی تھیں۔ چنانچہ وہ ایم اے ڈی ڈی۔ ایل ایل ڈی وغیرہ وغیرہ آنرز کے خطابات سے معزز کئے ہوئے تھے۔

(۲) ڈاکٹر پنیل صاحب جو بنوں کے بڑے مشہور و معروف میڈیکل مشنری تھے جن سے سرحد کے تمام لوگ واقف تھے جو بڑے ہردلعزیز تھے اچانک میں Blood poison کے عارضے سے انتقال کر گئے۔

(۳) ڈاکٹر بارنیٹ صاحب جو بلڈ پوائیزن کے سبب سے اچانک میں گذر گئے۔

(۴) پادری جے۔ این ہائیڈ صاحب جو پنجاب کے بڑے مشہور ریوائیولسٹ اور ہردلعزیز تھے اپنے آرام میں داخل ہوگئے۔

یہ صاحبان بڑے مشہور خدا کے اور انسانوں کے پیارے تھے جنکے گذرنے کا غم و رنج سب کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اپنے ان خادمان کا نعم البدل پیدا کرے تاکہ اس ملک میں اس کا کام زیادہ ترقی پذیر ہو۔

اقتباس

Too late

ایک آدمی کی بابت ذکر ہے کہ وہ دنیا کی خوشی میں بہت محو تھا اور جب کوئی اُس کو عاقبت کا کچھ فکر دلاتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ ابھی بہت وقت ہے۔ پر ایسا کرتے کرتے وہ سنگین دل ہو گیا اور قسم قسم کے گناہوں نے اُس کو بالکل بے پرواہ بنا دیا۔ اور اُس کے بعد اُس کا دل گناہوں سے معمور ہو گیا۔ اور وہ آخرکار کہنے لگا کہ:- (It is too late) ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ سفر میں تھا اور وہاں سخت بیمار پڑ گیا اور جب جان کنی کی حالت میں تھا تو ایک پادری صاحب کو بلایا گیا۔ اور جب اُس نے آکر اُس آدمی کو دیکھا تو وہ مسافر پہلے ہی سے کہنے لگا (Sir, it is too late) پر پادری صاحب نے اُس کو بڑی محبت سے کہا کہ "یسوع مسیح سب سے بڑے گنہگار کو بھی بچا سکتا ہے"۔ مگر وہ آدمی کہنے لگا کہ (Sir it is too late) پادری صاحب نے کہا کہ "کیا تم مجھے اجازت دو گے کہ میں تمہارے لئے دعا کروں"۔ اُس نے کہا Sir it is too late اور یہہ کہتے کہتے مر گیا۔

ایرون

آسٹریلیا میں ایسی سخت گرمی پڑی کہ جگہ بہ جگہ جنگل میں آگ لگ گئی اور تین لاکھ روپیے کا نقصان ہوا۔ آسٹریلیا جنوبی قُطب کے قریب ہے۔ وہاں دسمبر اور جنوری میں سخت گرمی ہوتی ہے۔ اور جون جولائی میں ٹھنڈ پڑتی ہے۔

مفید کہانی

اناج کی بالیں

نمبر ۱۲

ایک کسان بمعہ اپنے ایک چھوٹے بیٹے کے اپنے کھیت میں گیا۔ کھیت کے اناج کو دیکھکر وہ لڑکا اپنے باپ سے کہنے لگا کہ "اے باپ یہہ کیا بات ہے کہ بعض بالیں تو اپنا سر اونچا کئے ہوئے ہیں اور بعض زمین کی طرف جھکی جا رہی ہیں۔ پہلی کچھ ان سے عمدہ اور افضل ہیں۔ اور دوسری جو جھکی ہوئی ہیں ادنے درجہ کی ہیں"۔ باپ یہہ سُنکر کہنے لگا۔ کہ "دیکھو اس جھکی ہوئی بال کی طرف کہ یہ خوبصورت اناج سے بھری ہوئی ہے۔ لیکن وہ جو اوپر سر اُٹھائے ہوئے ہے وہ بالکل خالی ہے"۔ سچ ہے ایسا ہی دو قسم کے لوگ ہیں۔ اور یہ مثل انگریزی کی ٹھیک ہے۔

For he who holds his head so high
Is emptiness & vanity.

ضرورت

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور کے واسطے ایک مینجر کی ضرورت ہے۔ مینجر حال بوجہ علالت کام چھوڑتا ہے اُس کی تنخواہ شروع میں ماہوار ۱۵۰ تھی اور اب ۲۰۰ ماہوار ہے۔

درخواست کنندہ کو تجارت کُتب میں خاص مہارت ہونی چاہئے ضمانت ۱۰۰۰ روپیہ دینی ہوگی۔ دیسی مسیحی اور یورپین دونوں درخواست کر سکتے ہیں۔

درخواستیں پادری جی۔ اے ووڈ صاحب سینٹ جانز کالج

لاہور

۳ اپریل سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔

مُراسلات

تعلیم الواعظین

گذشتہ سے پیوستہ۔

چنانچہ جو کچھ ان عقیدوں میں ہے پاک نوشتوں کے سوا کوئی ہی بات ان میں نہیں ہے۔ بلکہ ان میں وہ باتیں ہیں جنکو کلیسیا نے روح القدس کی ہدایت کے بموجب پاک نوشتوں سے نکالا ہیں۔ چنانچہ خداوند مسیح روح القدس کے بھیجنے کا وعدہ کرکے فرمایا تھا کہ وہی تمہیں سب چیزیں سکھاویگا۔ اور جو کچھ میں نے کہا ہے وہ تمہیں یاد دلاویگا۔ یوحنا ۱۴: ۲۶ اور روح حق میری بابت گواہی دیگا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا اور میری چیزوں کو لے کے تمہیں دکھائیگا۔ یوحنا ۱۵: ۲۶ - ۱۶: ۱۳ و ۱۴ - فی الحقیقت کلیسیا جامع نے روح القدس کی ہدایت سے ان باتوں کو سکھلایا ہے۔ کہ جن کو اصول ٹھہرا کے ہم پاک نوشتوں کو صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ مگر آجکل کلیسیا میں پہلے زمانوں کی نسبت بہت زیادہ جدائی ہو گئی ہے۔ اور وہ کلیسیا جس کے عضا ہم ہیں۔ البتہ پہلے زمانوں کے انتظام اور ان کی تعلیم کو مانتی رہی ہے لیکن یہ ایک ہی قوم کی کلیسیا ہے۔ اب خدا کے فضل سے اس ملک ہند کی قوموں کے لئے کئی ایک کلیسیائیں یا ایک کلیسیا قائم ہو جائے گی کہ وہ روح القدس کی ہدایت پہلی کلیسیا کے مطابق اپنا انتظام کرے۔ مگر اتنے میں جس کلیسیا کی طرف سے مسیحی دین کا پودا لگایا گیا ہے از بس واجب ہے۔ کہ وہ پاک نوشتوں اور پہلی کلیسیا کی طرح رسولوں کی بنیاد پر قائم رہے۔ اور واعظوں پر لازم ہے کہ وہ اُس کے عقیدے کے موافق جو اُس کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں تعلیم دیں۔

دوم سنہ کی آیت بموجب کلیسیا کے سال کی ترتیب کے چن لینی چاہئے۔ دکلیسیا کا سال آمد کے دنوں سے شروع ہوتا ہے اور اُس کی تقسیم عیدوں کے موافق ہوتی ہے۔ نہ کہ سرکاری سال و مہینوں کے موافق عید تثلیث کے بعد ۲۵ اتواروں بعد سال ختم ہوتا ہے اور جس بات کا اب ذکر ہو چکا ہے وہ قانون کی بات مگر اب دستور کی بات کا ذکر کیا جائیگا۔ اور یہ دستور اگر ضرورت کسی موقع پر موقوف بھی ہو سکتا ہے یعنے دستور تو موقوف ہو سکتا ہے۔ لیکن قانون یعنے عقیدہ موقوف نہیں ہو سکتا۔ کلیسیا کے سال کی ترتیب ایک دستور ہے جو پہلے زمانہ سے مقرر ہو گیا تھا۔ بعض عیدیں مثلاً فسح بہت پرانی ہیں۔ اور بعض سینکڑوں برسوں کے بعد مقرر ہوئیں۔ یعنے خداوند مسیح کی پیدائش۔ تثلیث کی عید جیسا کہ آگے بیان ہوا اُس کا خاص فائدہ یہ ہے کہ جو واعظ اس کے مطابق وعظ کرتا ہے وہ مسیحی دین کے سب عقیدے جماعت کو پیش کرتا ہے۔ لیکن اس میں یہ خطرہ بھی ہے کہ واعظ اپنے کسی پیارے عقیدے کو پیش کرے۔ اور دوسروں کو بھول جائے۔ اسلئے یہ ترتیب ان واعظوں کیلئے مفید ہے۔ چنانچہ کلیسیا کے سال کی ترتیب بموجب نجات کے بڑے واقع و مصلحت کے مقرر ہو گئی ہے۔ خداوند مسیح کی پیدائش سے لیکے اُس کی موت۔ جی اُٹھنے۔ صعود۔ اور روح القدس کے نزول تک کہ ان سبھوں کا مطلب پاک تثلیث کے ظہور میں پایا جاتا ہے۔ پس جس نے سال کی ترتیب پر غور کی ہے۔ اُسکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس میں دو حصے ہیں جو آپس میں تخمیناً برابر ہیں۔

ایک آمد سے لے کے عید تثلیث تک۔

دوم۔ عید تثلیث کہ جسکے قریباً ۲۵ اتوار ہیں۔

پہلے حصے کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے تیرے واسطے یہ سب کچھ کیا ہے۔

دوسرے حصے کا مطلب یہ ہے کہ تو نے خدا کے واسطے کیا کیا ہے۔ باقی دوشتہ

شاہی دربار و پنجابی مسیحی

یہ تواریخ پنجاب میں ایک پہلا واقعہ ہے۔ جبکہ ایک پنجابی عیسائی کو انڈیا آفس کی طرف سے وہ عزت عطا ہوئی جو پہلے کسی کو نہ ہوئی تھی۔

گیارہ تاریخ مارچ ۱۹۱۲ء کو مسٹر J. M. Aly-ander ٹی۔ ایم۔ الیگزنڈر

Eta: M. A. R. A. S. F. Ph: Barrister-at-law

جو کہ پادری طالب مسیح صاحب ملتان پنجاب کے فرزند ہیں لارڈ چیمبرلین کی طرف سے شاہنشاہ جارج پنجم کے سامنے پیش کئے گئے۔

آپ کا لباس سارا ہندوستانی تھا۔ دربار St: James Palace میں وقوع میں آیا۔ یہ وہ محل ہے جہاں کہ شاہنشاہ اپنے بادشاہی سے پیشتر رہا کرتے تھے۔

مسٹر الیگزنڈر Gordon Mission College راولپنڈی کے تعلیم یافتہ ہیں۔ اور ولایت میں آکر ڈرہم یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کی۔ نیز بیرسٹری کا امتحان پاس کر کے اب واپس پنجاب تشریف لے جانے والے ہیں۔

مسٹر الیگزنڈر صرف اکیلے ہندوستانی تھے۔ جنہوں نے کہ لنڈن پولیس کو ہمیشہ وقت بوقت اسٹرائکس وغیرہ میں مدد دی۔ اور جس کے عوض اُن کو کمشنر پولیس کی طرف سے خاص سرٹیفکیٹ عطا ہوئے۔

نیز آپ نے اس جگہ فزیکل کلچر میں بہت شوق لیا۔ اور ایک کتاب ہندوستانی فزیکل کلچر میں ولایت کے لوگوں کے لئے لکھی جس کے عوض کو ایک سونے کا تمغہ عطا ہوا۔ ہم پوری اُمید کرتے ہیں کہ ہر ایک مسیحی نوجوان جو اس ملک میں آتے ہیں اپنے وقت کو اسی طرح گذارینگے۔

Indian Christian Student
London.

ہندوستانی مسیحیوں کا فخر

کل بروز بدھ تاریخ ۲۰ ماہ حال کو ایک جلسہ لیڈی کینیرڈ گرلس ہائی اسکول میں منعقد ہوا جس میں بہت سے حضرات مدعو تھے اور حضور لیڈی ڈین صاحبہ نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم کرنے کی زحمت اُٹھائی۔ بندہ بھی خوش قسمتی سے اس تقریب سعید پر حاضر تھا۔ سکول میں جا بجا شامیانے تنے ہوئے تھے عین وقت پر معززین شہر آنے اور قرینے سے اپنی اپنی جگہ پر بیٹھنے شروع ہو گئے۔ جب سب صاحب لائق رونق افروز جلسہ ہو چکے۔ تو چند لڑکیوں نے دلکش آواز کے ساتھ ایک گیت گایا اور پھر اردو اور فارسی نظمیں پڑھی گئیں۔ لیکن سب سے زیادہ دلچسپ اور مجھ کو اور دیگر ساتھ اہل جلسہ کو محو حیرت بنانے والی کنڈر گارٹن کی کلاس تھی جس میں چھوٹے چھوٹے بچوں نے پھول ور ٹہنیاں اور شہد کی مکھیوں کا نظارہ دکھلایا۔ میرے پاس کافی الفاظ نہیں جن میں اسوقت کے دلچسپ نظارے کی تصویر کھینچ سکوں سوائے اس کے کہ یہ کہوں کہ شاباش اس تعلیم کو۔ شاباش بچوں کو آفرین۔ مدرسے کو مبارک مس سٹوارٹ صاحبہ کو جن کی جانفشانی اور ماہرانہ سلوک کا یہ نتیجہ تھا۔ کل کے مشاہدے سے معلوم ہوا کہ اس مدرسے میں ہر بات کا کس حسن کے ساتھ خیال کیا جاتا ہے جسمانی اور روحانی تعلیم کو دیکھکر بیساختہ یہ شعر موزوں ہو گیا۔

سٹوڈنٹ تیغ دو دم ہیں یہاں۔
سپاہی اور اہل قلم ہیں یہاں۔

میرے خیال میں محبان وطن کے لئے اس سے بڑھکر مبارک باد کا اور کیا موقعہ ہو سکتا ہے۔ کہ اُس قسم کی درسگاہیں کہ جن میں بقول کسے

ز فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ مے نگرم۔
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست۔

تعلیم نسواں کے واسطے جاری ہیں۔ کیوں نہ ہوں جہاں پرنس ناشن جیسی قابل لائق لیڈی منتظم ہوں جو کہ دینی اور دنیاوی یعنے جسمانی اور روحانی تربیت کا دن اور رات خیال رکھتی ہیں۔ جس سے مدرسہ رشک گلزار ارم ہوگا اور اُس کے طالب علم آسمان لیاقت کے ستارے اور اُس کے ہونہار بچے باغ تہذیب کے پھول بنکر دنیا کو اپنی روشنی اور تہذیب کے کرشمے دکھاکر محو حیرت کرینگے وہ محبت آمیز اشارے وہ پیار وہ مادرانہ شفقت آمیز تعلیم جو کہ بچوں کو گھر میں نصیب ہوتی ہے۔ اس مدرسے میں پائی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ ایسے اور مدرسے بھی ہوں لیکن اس مدرسے کی خوبیوں کا کون مقابلہ کرسکتا ہے بنابریں ہر خاص و عام کو صلاح دیتا ہوں کہ اگر عمدہ تعلیم کی ضرورت ہو تو اس عمدہ مدرسے کے فیض سے اپنے پیارے بچوں کو مستفیض کیجئے۔

بی رام لعل چوپڑہ مشن کمپونڈ دوبھا۔

نقول تجاویز

جو

ہندو اہالیان بنوں کے ماتمی جلسہ منعقدہ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۲ء میں ڈاکٹر ٹی۔ ایل پینل صاحب کی وفات پر افسوس کا اظہار کرنے کے لئے پاس کی گئیں۔

۱۔ ہم ہندو اہالیان بنوں اس ماتمی جلسہ میں جمع ہوکر ڈاکٹر ٹی۔ ایل پینل صاحب کے قبل از وقت وفات حسرت آیات پر از حد رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں اور ہم معترف ہیں کہ مرحوم نے اپنی اخلاق پسندیدہ و اطوار حمیدہ خلق۔ ہمدردانہ سلوک۔ فرض شناسی۔ قابلیت پیشہ اور مخلوق خدا سے کمال محبت و صدق رکھنے کے باعث ہر ایک شخص کو (خواہ وہ کسی قوم و ملت کا ہو) اپنا گرویدہ کر رکھا تھا۔

۲۔ ہم نہایت خلوص اور صدق دل کے ساتھ مرحوم کی بیوہ مسز پینل صاحبہ اور دیگر افراد خاندان کے ساتھ اس صدمہ میں تعزیت کرتے ہوئے اُن کو یقین دلاتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کے رحلت کرجانے سے جو صدمہ ان کو پہونچا ہے اس میں تمام ہندو اہالیان شہر بنوں اُن کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور اُن کے غم میں ہر طرح سے شریک ہیں

۳۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم نے جو خدمات ہمارے لئے کیں اور جس قدر احسانات ہم پر کئے ہیں ان کا اعتراف کرنے کے لئے اور اُن کی جو اعلے عزت ہمارے دل میں موجود ہے اس کا اظہار کرنے کے لئے اور ان کی قابل عزت نامہ اور قابل تقلید مثال کو ہمیشہ قایم رکھنے کی غرض سے ہم ایک موزوں یادگار کا بنایا جانا مناسب سمجھتے ہیں۔ اور تجویز کرتے ہیں کہ اس غرض کے لئے چندہ فراہم کرنے کے واسطے ایک سب کمیٹی مقرر کیجاوے (چنانچہ ایک سب کمیٹی اسی وقت مقرر کی گئی۔)

۴۔ ان تجاویز کی نقول جنابہ مسز پینل صاحبہ بیوہ مرحوم اور چرچ مشنری سوسائٹی کے پاس ارسال کی جاویں اور نیز اخبارات کے ذریعہ اس جلسہ کی کارروائی مشتہر کی جاوے۔

Nain Khan Bhaude

نقل ریزولیوشن اہل ہنود کے ماتمی مجمع کی جو مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء کو بوقت آٹھ بجے صبح ہندو آشرم بنوں میں منعقد ہوا۔

۱۔ بنوں کی ہندو جماعت نے بنوں مشن کے ڈاکٹر ایچ بارنٹ صاحب کی اچانک اور ناگہانی موت کی پر درد خبر نہایت افسوس اور غم کے ساتھ سُنی اور ایک خاص طور پر جمع ہوکر ایک خاص مجلس میں مرحوم کی بیوہ اور دیگر ممبران کے ساتھ اس ناقابل تلافی نقصان میں جس کو انہیں برداشت کرنا پڑا جو ایسے ناقابل تعریف اور لایق ڈاکٹر کے انتقال پر ملال پر ہونا چاہئے تھا اظہار تعزیت کیا گیا۔

۲۔ بعد اس ماتمی مجلس کے ختم کرنے کے اس ریزولیوشن کی ایک نقل مسز بارنٹ اور ڈاکٹر پینل صاحب کے پاس بھیجی گئی ہے۔ اور ایک ایک نقل بغرض اشاعت اخبارات کو بھیجی گئی۔

ہندو آشرم بنوں مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۱۲ء

دستخط داس رام۔ آنریری مجسٹریٹ۔

رئیس

میونسپل کمشنر اور پریذیڈنٹ

ہندو ماس میٹنگ

انڈین سنڈے اسکول یونین ٹیچر ٹریننگ کالج کا مختصر طریقہ تعلیم

۱۸ کنینن روڈ - بنگلور - مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

معزز ڈاکٹر وہری

چونکہ انڈین سنڈے اسکول یونین کے ٹیچر ٹریننگ کالج کے امتحانات کے واسطے مقرر کرنے میں مشکل کا سامنا کرنا پڑا ہے - لہذا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس مشکل کو دور کرنے کے واسطے کوئی اور ایسا انتظام کیا جاوے جس کی رو سے امتحانات ہر سال کسی ایسے وقت میں دیئے جاویں - جو کہ امیدواروں کی مرضی کے مطابق ہو اور امتحان میں داخل ہونے کیلئے درخواستیں آئندہ یکم ستمبر سے پہلے کسی وقت انڈین سنڈے سکول یونین کے دفتر میں پہونچ جانا چاہئے اور امتحانات کا وقت کسی ایسی تاریخ پر تجویز کرنا چاہئے جو کہ دفتر مذکور میں پُر شدہ رجسٹریشن فارموں کے پہونچ جانے کے بعد ایک ماہ سے کم نہ ہو ہر زبان میں اسے ممتحن دستیاب ہو جائینگے جو تمام سال کام کرینگے۔

پہلی تاریخ جس پر کہ کوئی امتحان مقرر ہو سکتا ہے یکم نومبر سنہ ۱۹۱۳ء ہوگی اور سال گذشتہ کی طرح اب کے سال بھی کتاب مقررہ وہی ہوگی یعنی آور انڈین سنڈے سکولز - اس انتظام کی رو سے یہ امید کی جاتی ہے کہ امیدوار بکثرت اس امتحان میں شامل ہونگے کیا میں اسبات کی تاکید کر سکتا ہوں کہ آپ حتی الوسع جس قدر جلدی ہو سکے اس امتحان کے واسطے درخواستوں کی ایک بڑی تعداد حاصل کریں اور اپنی تحریروں میں رجسٹریشن فارم نمبر ۱۴ کو طلب کریں اور خطوط مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں۔

دی پرسنل اسسٹنٹ ٹو ریورنڈ آرچر
انڈیا سنڈے سکول یونین جبلپور سی-پی

تمہارا دلی خیر خواہ ای-اے- انیٹ -

بائیبل کو ماننا اور اُس پر عمل کرنا

گذشتہ سے پیوستہ

اور اگر مالک اچھا ہو تو وہ اپنے نوکر کا باقی وقت خالی چھوڑ دیتا ہے - اسی اندازے سے آدمی اپنے مالک خدا کو ماننا چاہتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم فلانا فلانا کام کرینگے اتوار کے دن ہم خدا کی بندگی اور صبح شام کی نماز ادا کرینگے - اور کہ بس یہ خدا کا حق ہے - یہاں تک وہ ہمارا مالک ہے ان خاص باتوں کو کرنے کے بعد ہم آزاد ہیں - دن کا جو باقی وقت ہے وہ ہمارا ہے اس کو ہم اپنی مرضی کے موافق گذرانینگے لیکن آپ جو کہ پڑھنے والے ہیں انصاف کیجئے۔ کیا یہ Rule of three خدا کو پسند ہے - مطلقاً نہیں - وہ فرماتا ہے کہ تیرا سارا وقت میرا ہے سو اس سارے وقت کے لئے اپنے مالک خداوند سے پوچھیں کہ اے یسوع بتا کہ ہمیں کیا کرنا ہے مبادا وہ ہم کو ملامت کرے اور رنجیدہ خاطر ہو - اس لئے ہم پر فرض ہے کہ اُس کی عبادت بجا لاویں اور اُس کے قوانین پر عمل کریں - جیسا کہ استثنا کی کتاب ۲۸: ۹ و ۱۰ آیات میں ذکر ہے۔

پھر ایک اور غور طلب بات یہ ہے کہ ہم خدا کے کلام پر عمل نہیں کر سکتے - جبتک کہ خدا کی خدمت میں ہر ایک گناہ اور ناروا بات سے پرہیز کریں - ہم کو شریروں کی صحبت سے کنارہ اور علیحدگی کرنی چاہئے - اس عالم فنا میں خاصکر اس ملک و دیار میں جس کی آب و ہوا ان کی صحت کے خلاف ہے - اس لئے وہ بغرض صحت بڑی حفاظت کرتے ہیں تاکہ بیماری کا اُن پر استیلا و تسلط نہ ہو - جو ولایت زادہ صاحبان ہیں - وہ اس قسم کی باتوں کو مدنظر رکھتے ہیں کہ کس جگہ اُن کے آرام کے واسطے صحت بخش مقام ضروری ہے - جہاں کہ پینے کا پانی بالکل صاف ہو - ہاں بعض صاحبان جنہوں نے اس کے نقش قدم پر چلنا اور اپنی صحت کے لوازم کے اختیار کرنے میں سہل انگاری پر عمل کیا بیشک و شبہ اُن کا غیر محتاط ہونا اُنہی زندگی کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوا - دوستو ہم بھی اپنی روحانی زندگی غیر ملک میں گزار رہے ہیں - دنیا کی حالت روحانی صحت کے خلاف ہے پس ہم کو خیال رکھنا چاہئے کہ کس طرح سے اپنی زندگی گزار رہے ہیں - آیا یہ زندگی خدا کے کلام کے موافق ہے - یا یہ بھی ایک لاپرواہی کی زندگی ہے - کیا ہم خدا کے کلام کو مان کر اس پر عمل بھی کرتے ہیں یا بغیر عمل کئے اور سرگردانی اور آوارہ گردی کی گردن پر سوار ہو کر ڈگمگا رہے ہیں - کیا ہم ان باتوں کو جو کہ بائیبل میں پڑھتے یا خدا کے بندے کی معرفت گرجہ گھر میں سنتے ہیں عمل میں لاتے ہیں یا ایک کان سے سنکر دوسرے کان سے نکال دیتے اور آنکھوں سے دیکھ کر اور پڑھکر اس کی پیروی کرتے ؟ اگر ہمارا یہ حال ہے تو ہم کو ابھی سے اس بُری عادت سے احتراز و اجتناب لازم ہے - کیونکہ اگر ہم ابھی سے اپنے ناشائستہ حرکات سے دست بردار نہ ہونگے تو پھر اس سے ہماری رہائی مشکلات و دشوار ہو جائیگی کیونکہ کسی نے کہا ہے کہ Habit is the 2nd nature of man.

اس لئے ہم کو ابھی سے کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اس مجہول اور نامعقول عادت کو بالکل ترک کر دیں - اور خدا سے مدد مانگنی چاہئے تاکہ وہ ہم کو اپنے حکموں پر چلنے کی طاقت بخشے اور ہماری رہنمائی کرے - تاکہ ہم جو کچھ پاک کلام سے سنیں اس پر عمل کریں - اس وقت مجھے اس کے متعلق ایک چھوٹی سی کہانی یاد آتی ہے - اور وہ اس طرح پر ہے کہ ایک برہمن کا ایک نوجوان لڑکا تھا جو کہ اکثر اوقات مندر میں جا کر کتھا سنا کرتا تھا - ایک دن اس نے یہ شلوک سنا کہ گئو ہتیا نہیں کرنی چاہئے۔

باقی آئندہ

جلسہ النائی ایسوسی ایشن

سہارنپور سمنری

گذشتہ سے پیوستہ

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ہر ایک سوسائٹی یا کمپنی اُس کے شرکا کی یگانگت سے قایم رہتی ہے۔ یگانگت سے وے ترقی کرتیں اور مضبوط ہوتی ہیں۔ اور جن سوسائٹیوں یا کمپنیوں کے شرکا میں بجائے یگانگت کے پھوٹ پڑجاتی ہے تو پھر وے برباد ہوجاتی ہیں اور اُن کا وجود مٹ جاتا ہے۔ اس طرح سے کتنی کمپنیاں اور شراکت کی دوکانیں قائم ہوئیں اور تھوڑے عرصے کے بعد بند ہوگئیں اس لئے کہ ان کے سب شرکا کی ایک ہی رائے اور نیت نہ تھی۔ اسی طرح سے وہ کلیسیا یا ایسوسی ایشن ہے ہی نہیں کہ جس کے سب شرکا آپس میں اتحاد اور اتفاق نہ رکھتے ہوں۔ ایسے ہی ہماری یہ النائی ایسوسی ایشن کچھ کام کی نہ ہوگی۔ جب تک کہ اس کے سب شرکا میں یگانگت نہ ہووے۔ یگانگت اس کو ترقی دے گی اور مضبوط کرے گی۔ پس ضرور ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کلیسیا یا انجمن کے دیگر شرکا کے ساتھ ایک دل اور ایک رائے ہوجائے۔ تاکہ اپنی انجمن کے ساتھ ملکر اپنے مالک اور منجی کے لئے کچھ کرسکے۔

آپس کی یگانگت سے ہر ایک کو بڑا فایدہ پہونچتا ہے۔ ایک کی زورآوری دوسرے کی کمزوری اور کمی کو پورا کردیتی ہے۔ اس یگانگت سے ہم دوسروں کو قوت پہونچاتے اور دوسروں سے خود قوت پاتے ہیں۔ ہمارے بدن کے اعضا اور ہڈی کی تمام ڈالیاں رگوں اور ریشوں کے ذریعہ ایک دوسرے سے ملی ہیں اور انہیں نالیوں سے قوت ایک عضو سے دوسرے میں پہونچتی ہے۔ پس کیا دوستو ہم جو مسیح کے بدن کے اعضا ہیں آپس میں ایک دوسرے سے ایسے ملے ہوئے ہیں کہ ایک کا دکھ اور تکلیف دوسرے کو محسوس ہوتا ہے اور اگر نہیں ہوتا تو یقین جانئے کہ اب تک وہ حقیقی مسیحی یگانگت ہم میں قایم نہیں ہوئی ہے۔ جماعت میں سے ایک کی علیحدگی کبھی کبھی کل جماعت کی ناکامیابی کا باعث ہوتی ہے دیکھئے عکن کا حال اُس نے خدا کی نافرمانی کی اور اپنے کو کل جماعت کی یگانگت سے الگ کرکے چوری کی اور یوں عی کی چڑھائی میں کل فوج کی شکست کا باعث ہوا۔

آج کے دن ہم سب کو اپنی اپنی زندگی پر خیال کرنا ضرور ہے کہ کہیں میری علیحدگی میرے ہم خدمت دوستوں کی رکاوٹ تو نہیں ہے۔ اگر ہم حساب کریں گے تو ہم کو معلوم ہوگا کہ کتنی دفعہ ہم نے اپنی ایسی جدائی سے اپنے خاندان کو کلیسیا کو اور سوسائٹی کو نقصان پہونچایا۔ ہم نے خود کچھ ترقی نہیں پائی۔ اور دوسروں کی ترقی کو روکا۔ ایسی زندگی نہایت افسوسناک حالت ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر مستعدی سے کھڑا رہے تاکہ مسیح کا جسم یعنے کلیسیا ترقی پاوے اور سرگرجلال ہووے۔ تھوڑی دیر کے لئے اپنی نظروں کے سامنے ایک فٹ بال میچ کو رکھ لیجئے اور ایک ایک طرف کی پارٹی پر خیال کیجئے کہ وے سب ایک ہی قوم اور ایک ہی لیاقت اور ایک ہی عمر اور ایک ہی درجہ کے کھلاڑی نہیں ہیں۔ پر تو بھی اُن میں سے ہر ایک بڑی جوانمردی اور مستعدی سے اپنی اپنی ڈیوٹی کو پورا کر رہا ہے اور سب کو ایک ہی دُھن لگی ہوئی ہے سب کے سامنے ایک ہی مقصد اور ایک ہی نشانہ ہے۔ گول کیپر۔ بیک۔ ہاف بیک اور فارورڈ غرض سب کے سب فٹ بال کو گول کی طرف مار رہے ہیں تاکہ اُن کی پارٹی فتح پاوے اور مخالف پارٹی کو شکست ہووے۔ وے سب ملکر اور فرداً فرداً بھی جان توڑ کر ایک ہی مقصد سے کوشش کر رہے ہیں۔ وے اس کھیل میں ایک دوسرے کو یا مددگار سمجھتے ہیں۔ اور یوں فتح نصیب ہوتی ہے۔

باقی آیندہ

رپورٹ سنہ ۱۹۱۱ء

میڈیکل مشن سخی سرور

سخی سرور ڈیرہ غازیخاں سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس قصبہ میں ۵۰۰۰ آدمی رہتے ہیں۔ ۴۰۰۰ آدمیوں کا گزارہ مانگنے پر ہے سب لوگ فقیر ہیں اور یہ سب برائے نام مسلمان کہلاتے ہیں۔ صرف ۵۰۰ ہندو آباد ہیں جو دوکاندار اور تجارت پیشہ ہیں۔ اس قصبہ میں ایک پُرانی قبر ہے۔ جو سخی سرور کی خانقاہ کہلاتی ہے۔ پنجاب سے ہزارہا آدمی زیارت کے لئے آتے ہیں خاصکر جالندھر ہوشیارپور اور لودیانہ سے لوگ زیارت کے لئے آتے ہیں دو مہینے یعنے فروری اور مارچ میں ہر روز میلہ لگا رہتا ہے۔ ہزارہا روپیہ لوگ قبر پر نذرانہ چڑھاتے ہیں۔ سب لوگ ہندو مسلمان چوہڑے چمار زیارت کرتے ہیں ڈھول اور طرح طرح کے باجہ بجا کر لوگ قبر کا سجدہ کرتے ہیں اور مرادیں مانگتے ہیں۔ مجاور لوگ طرح طرح کے فریب کرکے لوگوں سے روپیہ وصول کرتے ہیں اور جھوٹی کراماتیں اور معجزہ بتا کر لوگوں سے روپیہ لیتے ہیں۔ بالکل جاہل لوگ ہیں۔ اور جب ان لوگوں کو خدا کا پاک کلام سنایا جاتا ہے تو غصہ سے بھرجاتے ہیں۔ مگر ہر روز ان کو خدا کا کلام سنایا جاتا ہے۔ شکر ہے کہ ان مجاوروں سے ایک نوجوان لڑکا سنہ ۱۹۱۱ء میں مسیحی کلیسیا میں شامل ہوگیا اب وہ موگہ کے مشن سکول میں دینی تعلیم پارہا ہے وہ لڑکا نیک مسیحی بننے کی کوشش کررہا ہے خداوند اُس کو طاقت دیوے کہ وہ خداوند مسیح کا خادم بنکر اپنے بھائیوں کو انجیل کی خوشخبری سناوے۔ کلام کا بیج تو یہاں بویا گیا ہے۔ خداوند وہ دن جلد لاوے کہ یہاں کے لوگ قبر پرستی کو چھوڑ کر زندہ خداوند نجات دہندہ کے پاس آویں۔

جو کام سنہ ۱۹۱۱ء میں میڈیکل مشن کے ذریعہ ہوا اُس

کی تفصیل ذیل میں درج کرتا ہوں۔

New Patients	۶۶۴۵
Total visits	۱۲۲۵۷
In patients	۱۵۶
Minor operations	۳۶۴
Major operations	۹۲

اس سال ۱۹۱۱ء میں دو دفعہ مجھکو دورہ میں جانیکا اتفاق ہوا۔ گرد و نواح کے گاؤں میں بشارت کا کام اور جسمانی علاج کیا گیا ۱۲۱۵۰ کو دوائی دیگئی۔

ڈاکٹر مس بلیکٹ صاحبہ ملتان سے آئیں ایک ہفتہ تک مس صاحبہ نے یہاں رہکر لوگوں کا علاج روحانی اور جسمانی علاج کیا بہت عورتوں کو اُن کے ذریعہ فایدہ پہونچا آج تک یہاں کی عورتیں مس صاحبہ کو یاد کرتی ہیں۔

اور پھر میں مس بلیکٹ صاحبہ کے ساتھ ایک گاؤں میں گیا وہاں دس روز تک مس صاحبہ نے عورتوں کا علاج کیا۔ اور کچھ اپریشن بھی کئے میں آدمیوں کا علاج کرتا تھا۔ اور مس صاحبہ عورتوں کو دیکھتی تھیں۔ خدا کے فضل سے وہاں کے لوگ اچھی طرح سے پیش آتے تھے اور خدا کے پاک کلام کو غور سے سنتے تھے۔ گاؤں کا نام چوٹی زیرین ہے۔ وہاں بلوچ لوگ بستے ہیں۔ وہاں بلوچوں کا بڑا سردار جسکو تمندار کہتے ہیں رہتا ہے۔ وہ بڑا جاگیردار اور مجسٹریٹ ہے۔ سردار صاحب نے ہماری بڑی مدد کی ہم لوگ سردار صاحب کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ایک متلاشی ہم کو وہاں ملا جو ہر وقت شوق سے باتیں سنتا تھا اور کام میں مدد دیتا تھا۔ ڈاکٹر مس ڈاڈسن صاحبہ جو ملتان چھاؤنی میں زنانہ ہسپتال کی انچارج مشنری ہیں وہ سخی سرور کے کام میں ہر قسم کی مدد دیتی ہیں اور اس علاقہ میں بہت مشہور ہیں لوگ دور دور سے علاج کے واسطے ان کے پاس جاتے ہیں۔

خیرالدین سب اسسٹنٹ سرجن
میڈیکل مشن سخی سرور۔

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ

باب نواں

بیوی:۔ آج تو خوب جھڑی شروع ہوگئی۔ اچھا تو ہم یہ دن آئیندہ جہاں کی زندگی پر گفتگو کرنے میں کاٹینگے مجھے روح میں چین اور خوشی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ میرے تمام گناہ بخشے گئے ہیں اور خدا کی فرزند ہوں لیکن میں پاک نہیں ہوئی۔

میاں:۔ لیکن میں پاک ہوں میں جب مسیحی ہوا تھا اسیوقت پاک ہوگیا تھا۔

بیوی:۔ تبدیلی نے آپ میں کیا کچھ اثر کیا ہے؟

میاں:۔ میرے گناہ بخشے گئے اور میرا دل تبدیل ہوگیا تھا۔ میں نیا مخلوق بن گیا۔ پرانی چیزیں میرے حق میں گذر گئیں اور سب نئی پیدا ہوگئیں۔

بیوی:۔ یہ تو بہت عمدہ ہے یہ مسیح نے میرے واسطے کیا ہے اور میں اب گناہ سے آزاد ہوں۔ اگر میں گناہ کروں تو مسیحی نہیں کہلا سکتی۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ مسیحی ہیں اور کہ پاک شدہ بھی ہیں۔ اگرچہ میں نے آپ کو اس سے پہلے کبھی ایسا اقرار کرتے نہیں سنا اور باوجود اس کے آپ یہ بھی کہتے ہیں کہ کم از کم آپ گناہ بھی کرتے ہیں۔ بائبل میں آیا ہے کہ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے گناہ کر نہیں سکتا۔ میں اپنے دل میں ایک قسم کی بُرائی کو محسوس کرتی ہوں اور اس سے پاک ہوا چاہتی ہوں۔ پاکیزگی کو آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس نے آپ کے لئے کیا کیا؟

میاں:۔ پاکیزگی سے مراد علیحدہ ہونا ہے۔

بیوی:۔ کس مطلب اور کس کے لئے آپ نے اپنے آپکو علیحدہ کیا ہے؟

میاں:۔ چالیس سال ہوئے کہ میں نے جب مسیحی ہوا تھا اپنے آپ کو خدا اور اُس کی خدمت کے لئے علیحدہ کیا تھا۔

بیوی:۔ لیکن تو بھی آپ اقرار کرتے ہیں کہ آپ روز بروز گناہ کرتے ہیں۔ ہر روز جب دعا کرتے ہیں آپ اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ کیا خدا آپ کو استعمال کرتا ہے؟ کیا گناہ کی حالت میں آپ اُس کی خدمت کر سکتے ہیں؟ پرانے عہد کی پاکیزگی سے مراد پاکیزہ زندگی کے لئے علیحدہ ہونا ہے۔ وہ جو علیحدہ کیا گیا تھا صرف اسی مطلب کیلئے استعمال کیا گیا جسکے لئے وہ علیحدہ کیا گیا یہودی شریعت کے موافق وہ اپنے گناہوں کی معافی تو حاصل کرتے تھے۔ لیکن نئی پیدائش حاصل نہیں کرتے تھے۔ وے خدا کی خدمت کے لئے اپنے آپکو علیحدہ تو کرتے تھے لیکن وہ نئی زندگی حاصل نہ کرتے تھے جو ہم مسیحیوں کو حاصل ہوتی ہے۔ اس روح القدس کے بخشش کے زمانہ میں جب ہمارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ ہمیں نئی پیدائش بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جب ہم خدا کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو علیحدہ کرتے ہیں تو ہم سراسر پاک ہو جاتے ہیں۔

میاں:۔ میں فضل کے دو کاموں کو یقین نہیں کرتا۔ مجھے یہ برکت ایک دم مل گئی۔ میں اس بات کو نہیں جانتا کہ خداوند دوہورے کام کرتا ہے۔

بیوی:۔ نہیں خداوند دوہورے کام نہیں کرتا۔ اگر اُس نے ہمارے گناہوں کے معاف کرنے میں آدھا کام کیا اور آدھا ہم کو پاک کرنے میں تو یہ مل کے پورا ایک کام ہوگیا نجات کا کام دو ادھورے کاموں پر مشتمل نہیں ہے۔ بلکہ پورے دو مکمل کاموں پر۔

میاں:۔ میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ کیوں خدا نے ہم کو دلدل سے نکالنے کے لئے دو درجے رکھے ہیں۔

بیوی:۔ میں خدا کے حق میں ایسے الفاظ استعمال کرنا نہیں چاہتی۔ خدا کا کام ایسا مقدس ہے کہ ایسے الفاظ اس کے حق میں کہے نہیں جا سکتے۔ میرا یقین ہے کہ یہ خدا کا حق ہے کہ جونسا طریق نجات کے لئے بہتر سمجھے مقرر کرے۔

باقی دارد

شعر و سخن

ایسٹر ڈے

نام یسوع کا شکر میں ہر دم کیا کروں۔
عالم کو زندگی کی بشارت دیا کروں۔

دکھوں میں مر گیا وہ صلیبی عذاب سے
رکھا گیا وہ گور میں ہائے میں کیا کروں

مژدہ دیا فرشتوں نے آکر جہان میں۔
یہ مژدہ سُن کے آپ کو میں مرحبا کروں

زندہ ہوا جو گور ہے خالی پڑی ہوئی
تمجید تیرے نام کی ابن خدا کروں

تو مر گیا تھا تیسرے دن زندہ ہو گیا۔
عالم میں تیری شان کا چرچا کیا کروں

اک دم میں تجھے دیکھ یوں شانِ جلال میں گر
ایمان کی میں آنکھ سے تجھ پر نگاہ کروں

کیا قدرت خدا ہے مسیح زندہ ہو گیا۔
اب اُس کو کیوں نہ ابن خدا میں کہا کروں

گاتے ہیں نام تیرا دو عالم میں فی حیات
کیوں میں مسیحا تجھ کو نہ ہلیلویاہ کروں؟

مدح تیرے کام کے سکّانِ آسمان
تیری فتح کا تذکرہ میں بھی سدا کروں

اک نظر مجھ پہ ہووے جو رحمت مسیح کی
اس کے عزیز نام کو ہر دم جپا کروں

راقم :- واعظ

مضامین

شیشۂ دل

گزشتہ سے پیوستہ

آہ! اس وقت ان چند الفاظ کو سنکر میرے دماغ میں خیالات کی گھٹا اُمڈ آئی اور میری آنکھوں کے سامنے اس صاف شفاف چمکیلے اور نازک شیشہ کا نقشہ کھچ گیا جس کا کہ اس بکس میں بند ہونا ممکن تھا۔ اس بکس کے لیبل پر انگریزی زبان میں بھی یہ فقرہ جلی حروف میں چھپا ہوا تھا کہ گلاس ود کیئر یعنی شیشہ ہے ذرا احتیاط سے۔ غالباً اسی فقرہ کو پڑھکر گارڈ نے ہاتھ بڑھایا اور قلی کو روک دیا تاکہ وہ دوسرے بنڈلوں کی طرح اس بکس کے ساتھ ویسا ہی بے رحمانہ سلوک نہ کرے شیشہ کے خیال کے ساتھ ہی میری نگاہ بریک پر پڑی جو زبان حال سے یہ شعر کہہ رہی تھی ؎

میری بغل سے شیشۂ دل تم نکال کے
لے تو چلے ہو پر اسے رکھنا سنبھال کے

آہ! دوربین نگاہوں کے لئے اس میں ایک عبرت تھی گوش دل کے لئے اس میں ایک پند سود مند تھی۔ درد دل والے اس سے ایک سبق سیکھ سکتے تھے۔ اہل دماغ کے لئے اس میں ایک رمز نہاں تھی۔ کون نہیں جانتا کہ دل شیشہ کی طرح صاف ہے۔ اگرچہ نرم نرم گوشت کا لوتھڑا ہے۔ مگر اکثر حالتوں میں شیشہ سے بھی سخت ثابت ہوتا ہے۔ کیس کو خبر نہیں کہ دل ٹوٹا ہوا کبھی نہیں ملتا۔ کون ہے جو شکستہ شیشہ کو جوڑ سکتا ہے؟ گمراہ ہے وہ انسان جو کہ دوسرے کے دل کو ٹھوکر لگا کر پھر اُس کی صحیح سلامتی کی اُمید رکھتا ہے۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

رجسٹرار پنجاب چیفکورٹ کا انتقال

ہم بہت افسوس کے ساتھ مسٹر اے۔ ایل ولنیس سی۔ ایس رجسٹرار پنجاب چیفکورٹ کی اچانک موت کا جو لاہور میں بدھ کی صبح مورخہ ۲۰ مارچ کو وقوع میں آئی درج کرتے ہیں۔ مسٹر ولنیس پنجاب کلب کے ایک بالائی منزل میں رہتے تھے اور جب سے کہ موسم نے اپنی تبدیلی شروع کی تب سے صاحب موصوف نے بھی اس تبدیلی کو کمرے سے ورانڈے میں تبدیل دیا تھا۔ اس سے پیشتر منگل کے روز صاحب موصوف اپنے ایک جگہ رہنے والوں کے ساتھ اس دن آدھی رات تک اپنی خوش اخلاقی اور چلبلی طبیعت سے اُن کے دل کو محظوظ کرنے کے بعد بستر پر گئے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ علی الصبح صاحب موصوف بسبب ہو جانے کسلمندی طبیعت کے جو زیادہ تر جاگنے سے ہوئی بجائے اپنے کمرے میں جانے کے انہوں نے اس ورانڈے کی چک کو اُٹھایا یہ سمجھکر کہ ہم اپنے کمرے میں جاتے ہیں نیچے زمین پر آپڑے جو قریباً ۳۰ فٹ بلند ہوگی جہاں سے وہ گرے مگر اس وقت کوئی فرد بشر وہاں نہ تھا جو اُن کی لاش کو ہاتھوں ہاتھ اُٹھا کر لیجاتا۔ مگر قریب چھ بجے صبح کے ایک نوکر نے جو وہاں سے گزر رہا تھا۔ اُن کو گرے ہوئے دیکھکر فوراً اُسیوقت میجر گرنیہ صاحب سول سرجن کو بلایا۔ لیکن اس وقت کچھ بھی نہ ہو سکتا تھا چونکہ اچانک موت اپنا کام کر چکی ہوئی تھی۔ ولنیس صاحب کچھ عرصہ سے واسا لائف پنجاب کے بڑے مشہور آدمیوں میں سے تھے۔ علاوہ اس کے محنتی اور خوش خلق خوش مزاج اور بہت سرگرم والنٹیر اور لاہور کے شکاریوں میں سے ایک مشہور و معروف شکاری تھے۔ اور کوئی جگہ

ایسی نہ تھی جہاں صاحب موصوف کے دوست نہ ہوں۔ صاحب موصوف ایڈورڈ ین کے اسپکر بلیین ڈرین کے بیٹے تھے۔ رگبی اور بلول میں تعلیم پائی اور نومبر ۱۸۹۹ء میں پنجاب سول سروس میں داخل ہوئے۔ آپ پنجاب گورنمنٹ کے اپریل ۱۹۰۵ء سے دسمبر ۱۹۰۷ء تک انڈر سیکرٹری رہے اور آئندہ اکتوبر سے پنجاب چیفکورٹ کے رجسٹرار مقرر ہوئے جبجگہ پہ وہ اپنی فرلو کی رخصت کاٹ کر اپنی اس اچانک موت کے دن تک کام کرتے رہے۔ ۲۰ مارچ ۱۹۱۲ء بروز بدھ کو تمام چیفکورٹ اُن کی اس اچانک موت کی خبر سے واسطے تعزیت کے بند کیا گیا آپ واقعی قابل تعریف آدمی تھے جو پنجاب لائٹ ہارس کی ایس کمپنی کے کپتان تھے۔ اور آپ کچھ سال تک اس عمدہ رجمنٹ کے بڑے لائق اور سرگرم افسر رہے۔ جو کہ اُن کی اعلیٰ قابلیت اور لیاقت و ہر دلعزیزی کا نمونہ ظاہر کرتی ہے۔ جو کہ ایک ذی میین کے ممبر بھی تھے جن کے اس اچانک مرجانے سے اس آسامی کا خالی ہونا جس کے لئے اس قسم کے لائق کا ملنا بہت دشوار ہے قابل افسوس ہے۔

ریاست جموں میں پٹھان ڈاکو

ریاست جموں سے پٹھانوں کے دو متربت ڈاکوؤں کی خبر آئی ہے۔ ایک تو مقام میرپور ہے اور دوسرا موضع مانگلی پور جو میرپور کے متصل ہے۔ اول الذکر میں بیس مسلح پٹھانوں نے کلو مل ساہوکار کے گھر پر حملہ کیا اور کلو مل اس کی اہلیہ اور بیٹی کو زخم شدید پہونچانے کے بعد ۲۹۰۰۰ روپیہ کی مالیت کے مال و متاع پر ہاتھ صاف کیا۔ آخر الذکر میں پٹھان قلیوں کی ایک جماعت نے جو نہر جہلم پر کام کرتے تھے۔ تیرہ دکانوں کو آگ لگادی۔ ۲۵۰۰۰ روپیہ کی مالیت کا مال لوٹ لیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکام ریاست جموں کے قابلیوں کو دفع کرنے کے درپے ہیں۔

ہمارے اور ولائیت کے اخبارات میں بڑا فرق

ہمارے اخبارات اور ولایت کے اخبارات کی تحریروں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ولایت کے اخبارات جس معاملہ پر قلم اُٹھاتے ہیں بس اس کے واسطے زمین و آسمان کو ہلا دیتے ہیں

ولائیت کے اخبارات کی طاقت ایک مسلمہ طاقت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج مغرب والے مادی دنیا کے اندر موجیں منارہے ہیں۔ مجلسی خرابیوں کو دور کرنے کی طرف جب وہ متوجہ ہوتے ہیں تو گورنمنٹ کو جتلا دیتے ہیں کہ یہہ اصلاحیں ضروری اور لازمی ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا جاتا ہے اور یہہ قابل تقلیدبات ہے کہ اس وقت ولائیت کے اندر مشٹنڈوں اور بھیک مانگنے والوں کا گروہ بالکل نظر نہیں آتا ہمارے اخبارات آپس میں ہی تو تو میں میں کرتا جاتے ہیں اور اس تو تو میں میں کا نتیجہ یہہ ہے کہ ملک تباہ ہو رہا ہے مشٹنڈے اور ملنگ ٹیگ کی طرح بڑھتے جارہے ہیں اور اس سے لاکھوں روپیہ پر پانی پھیر رہا ہے۔ اگر ہمارے اخبارات اپنے زور قلم سے گورنمنٹ عالیہ کی توجہ اس طرف دلائیں تو آج مشٹنڈے اور ملنگ ملک سے دور ہوجائیں۔ مگر ہمارے اخبارات اس پہلو کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اگر وہ متوجہ ہوں تو ملک کی حالت سنور جائے بچپن کی شادی کا ولایت میں نام تک نہیں۔ مگر ہمارے ہاں یہ فخر یہ بات ہے اور والدین بڑے فخر سے یہ کہا کرتے ہیں کہ ہمارا لڑکا پانچ برس کی عمر میں ہی بیاہا گیا۔ مگر ولایت کی سنیے۔

ایک اٹھارہ سالہ نوعمر لڑکا لنڈن نیدہ گاہ سے گھڑی چرانے کے جرم میں ماخوذ ہوا عدالت استفسار پر ملزم نے بیان کیا کہ میں بھوکا ہونے کی وجہ سے گھڑی چرائی اور اسے تین شلنگ میں فروخت کر کے کھانا خریدنے کے لئے بیوی کو دام دیئے۔ ساتھ ہی یہ بیان کیا کہ میرے اور بیوی کے گزارے کا کوئی معقول اور مستقل انتظام نہیں۔ اگر بابکار بیکار رہوں تو ہفتہ میں ۱۴ شلنگ کی لیتا ہوں۔ ملزم کے باپ نے عدالت میں بیان کیا کہ ملزم نے بغیر ہماری صلاح کے یہ شادی کی اور اُس کی بیوی نے بھی جو صرف ۱۸ سال کی ہے۔ بلا مرضی والدین خود شادی کی ہے کیونکہ جس طرح میں لڑکے کا ۲۱ سال تک کفیل تھا اسی طرح لڑکی کے ماں باپ بھی اتنے عرصہ تک اس کے اخراجات کے ذمہ دار تھے لیکن دونوں نے والدین کی عدول حکمی کی ہے جس پر عدالت نے ملزم کی بے سروسامانی اور اُس کی نوعمری کا خیال کرکے نہایت رحم سے رہا کردیا۔ اب ولایت کے اخبارات میں اس معاملہ پر خوب دھڑ دھڑے مضامین نکل رہے ہیں جن میں زور دیا جارہا ہے کہ اس قباحت کا ذمہ وار وہ پادری ہے کہ جس نے ان کی اس کم عمری میں نکاح پڑھ دیا۔ خیال کی جا ہے کہ ولایت میں تو اٹھارہ سالہ مرد و عورت ایسے کم عمر سمجھے جاتے ہیں کہ جو شادی کے قابل نہیں ہوتے۔ لیکن اس کے خلاف ملک ہندوستان کی کیا حالت ہے کہ جہاں کمسنی تو کمسنی بیکار اور بغیر کمانے والے لڑکوں کی بھی شادی کرنے سے بھی پرہیز نہیں کیا جاتا۔ ہمارے پادری یعنی برہمن تین تین برس کے بچوں کی ہی نہیں بلکہ ۶۰ سال کے بڈھوں کی بھی شادیاں کردیتے ہیں۔ اور جن کو کوئی پوچھتا تک نہیں کہ دیتا جی یہ کونسا دھرم کا کام کیا۔ مگر ہم اس تمام الزام کو اخبارات کے سر پر تھوپتے ہیں۔ جن کو ملک اور قوم کی بہتری کا ذرا خیال تک نہیں۔ ہاں لوگوں کا مذاق بگاڑنے کا اُنہوں نے ٹھیکہ لے رکھا ہے

(شانتی)

فورٹ ولیم میں تار خبر رسانی کا اسٹیشن بڑے پیمانہ پر بنایا گیا ہے جس سے قلعہ بلیوں کا جنگل معلوم ہونے لگا ہے۔

انجیل برنباس

من تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ۔
کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصے تک غائب ہو گئی۔ پادری نیگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم

من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب
جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اردو اور رومن میں بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر اور ۱۲ر +
یہہ کتاب نہایت ضروری ہی۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہو +

دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ
رومن اُردو عا۔ فارسی اُردو عہ +
یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہی اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت صہ +

خاندانی فرائض

۱۲۰ صفحے۔ قیمت اردو ۴ر ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر
اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاوینگی +
آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ "ہر ایک آدمی اپنے گھو یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے"۔ کتاب کی قیمت صدہا گنا قیمتی ہی +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



پچیس برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان
فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہی

جیبی گھڑیاں

میٹل پرخیاط واچ قیمت ے
میٹل سوبج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۲ برس
میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۲ برس
میٹل پروائزر واچ قیمت ے گارنٹی ۵ برس
میٹل برانلیور واچ قیمت معہ گارنٹی ۵ برس
یہہ گھڑیاں موگرے کی چابی والی اور
دیکھنے میں نہائیت خوبصورت ہیں +
میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت صہ
چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ
ان کے علاوہ ٹائم پیس عہ سے لیکر ۲۵ تک
کی قیمت کے ہیں +
چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ے
سے لیکر ۵۰ تک اور دیوار پر لگانے کے کلاک
اور میٹھک کلاک صہ سے لیکر ۲۰ تک ملینگے +
زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہے +
مال بذریعہ وی پی روانہ کیا جاتا ہی بیوپاریوں
کو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ :- **چنی لال چھگن لال**
بمقام ۲۸۸ عبد الرحمان اسٹریٹ - بمبئی -

ڈاکٹر ایس - کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جُلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھا کر سو جاؤ - دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا - پیٹ میں گرمی درد کچھ نہیں ہوگی - حسب معمول نہانے اور کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی - یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں - یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں - ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے - قیمت سو لہ گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پہاڑ ہو جاتا ہی - یہہ دوا لحظہ میں اُس کو پانی کر دیتا ہی - درد ریاح جیسے قیس چک ٹیک رگوں میں لہر ہیں - کن کنی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہی - درد وغیرہ نصف سر میں ہو - دور ہو جاتا ہی اسلئے ہر خاص و عام کو اس دوائی کا پاس رکھنا لازم ہی قیمت ۲ شیشیوں کی چھ آنہ محصول ڈاک ایک سے چھ ڈبیا تک ۵ر آنہ +

المشتہر
ڈاکٹر ایس - کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی - اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے - اور نئے پراسپکٹس (اُردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گنوتم راؤ کیشو اوشدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں - اس میں کچھ اندیشہ نہیں - یہہ سارساپریلا خون بگڑنیکی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہی اور ان سے پیدا ہونے والی بے مقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یادداشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا اور سیاہ داغ پڑنا تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہو جانا - ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کر آنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے چمڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک ۲ر +

ملنے کا پتہ :- **گنوتم راؤ کیشو**
کا دواخانہ ٹھاکر دوار - بمبئی

پادری ای - ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا